خود شناسی ذریعہ ہے خدا شناسی کا

رئیس العلماء آیۃ اللہ سید کاظم نقوی، سابق ڈین آف تھیالوجی ڈپارٹمنٹ، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

دنیا کا سب سے طاقتور انجن

ایک میزبان اور اتنے مہمان

سائنس داں کہتے ہیں کہ ہر آدمی کا جسم کئی ارب ایسے زندہ ذرات سے مل کر بنا ہے جن کا نام سیل ہے۔ انہی ذروں کے ایک دوسرے سے ملنے کی وجہ سے جسم کے مختلف حصوں کی تشکیل ہوئی ہے۔

اب یہ سوال ابھرتا ہے کہ یہ کثیر التعداد زندہ موجودات جن کا شمار ہمارے بس کی بات نہیں ہے کیونکر اور کس طرح کھاتے پیتے ہیں؟ اتنی بڑی فیملی کا سرپرست اور متکفل کون ہے؟ کون انہیں خوراک پہنچاتا ہے۔ کون انہیں پانی دیتا ہے۔ کون ان کے لیے ضروری مقدار میں آکسیجن فراہم کرتا ہے؟

یہ اہم فریضہ دل اور اس سے وابستہ اجزا اور دوران خون کے آلات کا قرار دیا گیا ہے۔ ہمارا جسم اور اس کا ذرہ ذرہ اس وسیع دسترخوان کا ریزہ خوار ہے۔ غلط فہمی نہ ہو دل کے پاس براہ راست کچھ نہیں ہے۔ پانی اور غذائی سامان وہ آنتوں سے لیتا، ہوا کا آکسیجن پھیپھڑوں سے حاصل کرتا ہے۔ اس کا کام صرف یہ ہے کہ وہ ان چیزوں کو عدالت کے ساتھ جسم کے ایک ایک ذرے تک پہنچا دیتا ہے۔ یہ کام آسان نہیں ہے۔ ایسے کمزور موجودات تک لحظہ لحظہ غذا پہنچانا مشکل اور بہت مشکل ہے جو ایک پلک جھپکنے میں بھوک اور پیاس سے نڈھال ہوجائیں، لیکن خوش قسمتی سے اس کام کے انجام دینے کے لئے دل اکیلا نہیں ہے۔ اس کے لاکھوں معاون اور مددگار بھی ہیں جو ہمیشہ اس کا ہاتھ بٹانے کے لئے آمادہ رہتے ہیں۔ یہ وہی ہیں جن کا نام سرخ جرثومہ ہے جو برابر خون کے دریا میں پیرتے رہتے ہیں۔ دل سرخ جرثوموں کی مدد سے آن نہ بان جسم کے ایک ایک ذرے کی خوراک کا بندوبست کرتا اور زہریلی گیسوں، فضول اور بے فائدہ مادوں کو سمیٹ کر جسم کے باہر پھینک دیتا ہے۔

بے نظیر عدالت اور انصاف

ان سرخ جرثوموں کی نمایاں صفت جو ہماری توجہ کو اپنے میں جذب کر لیتی ہے، ان کی بے مثال عدالت اور ہر طرح کی تفریق سے پرہیز ہے۔ دل اور یہ سرخ جرثومے یکساں طور سے جسم کے ذرے ذرے تک خوراک پہنچاتے اور اس بارے میں کسی قسم کی تفریق کے قائل نہیں ہیں۔ ان کی نظر میں جسم کے طاقتور اور کمزور اعضاء کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔ جسے جتنی غذا کی ضرورت ہے اسے وہ برابر پہنچاتے رہتے ہیں۔ اگر کبھی کسی وجہ سے غذائی سامان کی کمی ہوتی ہے تو یہ منصف مزاج مقسم بدن کے ہر ہر ذرے کے حصے کو کم کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ ذرے کہ جن سے خود دل کی تشکیل ہوئی ہے انہیں دوسرے اعضائے جسم کے ذرات پر کسی قسم کا امتیاز حاصل نہیں ہے۔ ہماری مملکت جسم کے اندر عدالت وانصاف کا یہ وہ مکمل نمونہ ہے جس کی نظیر دنیا کے کسی گوشے میں موجود نہیں ہے۔ اسے دیکھ کر پتہ چلتا ہے کہ اس عالم وجود میں زندگی اور آسائش کی بنیاد عدالت کے اوپر قرار دی گئی ہے۔ جو موجودات اس فطری راستے سے ہٹ جائیں انہیں باقی اور زندہ رہنے کا حق نہیں ہے۔

دل کا طریقۂ کار

دل کو چاک کرنے کے بعد اس میں چار خانے نظر آتے ہیں۔ دو خانے نسبتاً چھوٹے اوپر کی طرف ہیں اور دو خانے نسبتاً

بڑے نیچے کی جانب ہیں۔ ہر نیچے کا خانہ اپنی طرف کے بالائی خانے سے ایک خوشنما کھڑکی کے ذریعہ متصل ہے، لیکن داہنی طرف کے دونوں خانوں کا بائیں جانب کے دونوں خانوں سے کوئی ارتباط نہیں ہے۔ انہیں جسم کے دو الگ الگ مستقل جز قرار دینا چاہیے جن کے ذمے ایک دوسرے سے مختلف فریضہ کا انجام دینا ہے۔ اس کی توضیح یہ ہے:۔

(ا) ر پاک و پاکیزہ اور صاف شدہ خون پھیپھڑوں سے براہ راست بائیں طرف کے پائینی خانے میں آتا ہے۔ وہ اتنی طاقت سے سکڑتا ہے کہ نیچے کی کھڑکی کھل جاتی اور خون جلدی سے بائیں طرف کے پائینی خانے میں منتقل ہوجاتا ہے۔ وہ بھی سکڑ کر اسے ان رگوں میں بھیج دیتا ہے جن کا نام 'شریان' بتایا جاتا ہے۔ یہ سکڑنا معمولی اور کمزور نہیں بلکہ اتنا طاقتور اور پرزور ہوتا ہے، جس کی ڈھکیل کی وجہ سے خون جسم کے دور ترین نقطے تک پہنچ جاتا ہے۔

یہ خون کہ جس کا دامن زندگی کے ساز وسامان سے بھرا ہوا ہے غیر معمولی جوش وخروش کے ساتھ جسم کے ذرے ذرے کی طرف روانہ ہوجاتا ہے۔ پھر انہیں سیراب کرکے، ان کی خوراک انہیں پہنچا کر طرح طرح کی زہریلی اور بے فائدہ چیزوں کو سمیٹ کر اپنے کاندھوں پر لادتا اور میلا کچیلا، پژمردہ اور نڈھال ہوکر اپنا راستہ بدل کر ان رگوں کے ذریعہ جن کا نام 'ورید' ہے داہنی طرف کے بالائی خانے سے دل میں پہنچتا ہے۔ یہ خانہ سکڑ کر نیچے کی کھڑکی کو کھول دیتا اور خون اس سے گزر کر داہنی جانب کے پائینی خانے میں منتقل ہوجاتا ہے۔ وہ بھی اسے مخصوص رگوں کے راستے سے پھیپھڑوں کی طرف بھیج دیتا ہے۔ وہ دوبارہ صاف کرکے اور خدمت کرنے کے قابل بنا کر بائیں طرف کے بالائی خانے میں منتقل کردیتا اور سابق کام پھر شروع ہوجاتا ہے۔

یہ خیال نہ کیا جائے کہ دل اور چاروں خانوں کے کاموں کے بیان کرنے میں جس طرح دیر لگی اسی طرح ان کے انجام پانے میں تاخیر ہوتی ہے۔ ایسا نہیں ہے۔ یہ چاروں کام ایک منٹ سے بھی کم وقت میں مکمل ہوجایا کرتے ہیں۔ ان چار کاموں سے ہماری مراد ہے پائینی اور بالائی چاروں خانوں کا کھلنا اور سکڑنا۔ اس طرح ایک سیکنڈ سے زیادہ نہیں صرف ہوتا کہ دو اہم کام انجام پاجاتے ہیں ایک پھیپھڑوں اور دل کے درمیان تبادلہ، اوپر اور نیچے کے داہنی طرف کے خانوں کے ذریعہ۔ دوسرے دل اور تمام ذرات جسم کے درمیان تبادلہ، بائیں جانب کے بالائی اور پائینی خانوں کے وسیلے سے۔ دل کی دھڑکن اس کے خانوں کے اسی پھیلنے اور سکڑنے کا نتیجہ ہے۔

دل کا کام دائمی ہے۔ وہ دن رات، سوتے جاگتے ہر حالت میں کام کرتا رہتا ہے۔ ایک سیکنڈ کے لئے وہ دم لیتا۔ اپنے کام میں دل کے تھوڑے سے وقفے کا نتیجہ اچانک موت آجانا ہے۔ اسی کو ہارٹ فیل ہوجانا کہا جاتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس وسیع دنیا میں صرف دل کی مشین ایسی ہے جو کبھی صاف نہیں کی جاتی ہے۔ اب آپ خود سوچئے اور حساب لگائیے کہ ۲۴ رگھنٹے میں اور اس کے بعد بھر ایک سال اور پوری عمر میں کئی لاکھ لیٹر خون دل سے گزرتا اور وہ پھیلتا سکڑتا ہے۔ گوشت کے اس چھوٹے سے ٹکڑے کی طاقت واقعاً حیرت انگیز ہے جس کی بساط ایک مٹھی سے زیادہ نہیں ہے۔ ان توضیحات کے سامنے آنے کے بعد یہ کہنا غلط نہیں ہے کہ دل کی مشینری دنیا کی انتہائی طاقتور مشینری ہے۔

کتنا دشوار اور نازک کام ہے

ہر تعلیم یافتہ شخص جانتا ہے کہ کسی شہر میں پائپ فٹ کرنا کتنا مشکل کام ہے۔ اس کے لئے پہلے غور وخوض کرنے اور نقشہ بنانے کی ضرورت ہے۔ بہت سے ماہر انجینئر اور طاقتور مزدور جب مسلسل مہینوں کوشش کرتے، سرکھپاتے، اپنا قیمتی وقت صرف کرتے ہیں۔ تب جاکے کامیابی نصیب ہوتی ہے۔ پائپ جتنے نازک اور باریک ہوں، جتنی ان کی تعداد زیادہ ہو، جتنے وہ ایک دوسرے سے نزدیک ہوں اتنا ہی ان کا فٹ کرنا دشوار ہوتا ہے۔

اب غور فرمائیے کہ ہمارے پورے جسم میں رگوں کا جال

بچھانا کتنا مشکل کام ہے کہ ان میں سے بعض واقعاً بال سے بہت زیادہ باریک ہیں جنہیں ہم آنکھ سے نہیں دیکھ سکتے؟ حقیقت یہ ہے کہ منکرین خدا کئی من گوند بھگو کر بھی ایسا لس اس میں نہیں پیدا کر سکتے کہ وہ ان عجیب وغریب کاموں کو ایسے اسباب سے چپکا سکیں جو ارادہ و اختیار سے محروم ہیں۔ سوچئے کہ اس خون کو کتنا لطیف، سیال اور صاف وشفاف ہونا چاہیے جو ان انتہائی باریک اور مہین رگوں سے گزرے اور ہمارے لئے کسی قسم کے دردسر کا سامان فراہم نہ کرے؟

دل نے همیں کیابتایا؟

دوران خون کے آلات میں بہت سے اسرار ورموز اور گہرے نکات مضمر ہیں، جن میں سے ہر ایک اپنی جگہ ایک غیر محدود علم وقدرت کے سرچشمے کی موجودگی کا گواہ ہے جس کی سلطنت کے حدود میں کائنات عالم کی ہر چیز ہے۔ اس مقام پر چند نکات کی طرف آپ کو متوجہ کرنا منظور ہے:۔

۱۔ یہاں ہر چیز حساب سے ہے

گردش خون کے آلات میں سے ہر ایک کا کام منظم ہے۔ دل کی ضربوں کی تعداد اور ان کے فاصلے، دل کے چاروں خانوں میں سے ہر ایک کے پھیلنے اور سکڑنے کی وجہ سے پیدا ہونے والے دباؤ کی مقدار، وہ مادے جن سے خون مرکب ہے، اس کے اجزاء میں سے ہر ایک کا مخصوص وزن، ان چیزوں میں سے جس چیز کا بھی اگر حساب بگڑ جائے تو فوراً اس کی وجہ سے کوئی نہ کوئی عارضہ ہمارے جسم میں پیدا ہو جائے گا۔

۲۔ دل کی کارکردگی

انسان کی عمر کے مختلف ادوار کے لحاظ سے جسم کی احتیاج کے کم اور زیادہ ہونے کے اعتبار سے دل کی کارکردگی میں تبدیلیاں پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ کلیئ کے طور پر کہا جا سکتا ہے کہ عمر کے ابتدائی اور آخری حصے میں دل کو زیادہ کام کرنا پڑتا ہے۔ اس کے برخلاف عمر کے وسطی حصے میں وہ نسبتاً کم کام کرتا ہے، مثلاً

ایک سال کے بچے کے دل کی ضربوں کی تعداد ایک منٹ میں ۱۳۰ ہے۔

تین سال کے بچہ کے قلب کی ضربوں کی تعداد ایک منٹ میں ۹۰ ہے۔

۲۰ سال سے ۵۰ سال کے آدمی کا دل ایک منٹ میں تقریباً ستر مرتبہ دھڑکتا ہے۔

جب عمر پچاس سے آگے بڑھتی ہے تو دل کی ضربوں کی تعداد بھی برابر بڑھتی رہتی ہے۔ وہ ۸۰ یا اس سے زیادہ تک پہنچ جاتی ہے۔ البتہ ان تبدیلیوں کا تعلق اس سے ہے کہ ذرات جسم کو آب وغذا کی کتنی ضرورت ہے؟ وہ بھوک اور پیاس کا کس حد تک مقابلہ کر سکتے ہیں؟

۳۔ غیر معمولی مواقع پر دل کا کام

ورزش اور ایسے ہی دوسرے سخت اور بھاری کام کرنے کے اوقات میں دل کا کام بڑھ جاتا ہے۔ اس کے برخلاف آرام کرنے کی صورت میں دل کو کم کام کرنا پڑتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ دل کی نظر ہمارے جسم کی حالت اور اس کے ذرات کی ضرورت کے اوپر ہے۔ دل کا فریضہ ہے کہ ہمارے جسم کے ضروریات میں جو تبدیلیاں ہوں وہ اپنے کو ان کے ساتھ سازگار ہونے کے لئے ہمیشہ تیار رہے۔

۴۔ اس میں بھی مصلحت ہے

دل کے چاروں خانوں کی دیواریں کمزور نہیں، بہت مضبوط ہیں۔ ان میں سے ہر ایک میں اس دباؤ کا مقابلہ کرنے کی طاقت موجود ہے جو خون کے ان میں آنے کی وجہ سے پڑتا رہتا ہے۔ یہی راز ہے کہ بائیں طرف کے پائینی خانے کی دیواریں دوسرے تین خانوں کی بہ نسبت زیادہ موٹی اور مستحکم ہیں کیوں کہ ان پر سب سے زیادہ خون کا دباؤ پڑتا ہے۔ اس خانے کا کام یہ ہے کہ وہ اپنے پرزور طریقہ سے سکڑنے کے ذریعہ خون کو جسم کے دورترین حصوں تک ڈھکیل کر پہنچا سکے۔

۵۔ کھڑکیوں کی جائے وقوع

دل کے خانوں میں دروازے بھی لگا دیئے گئے ہیں۔ ان

کھڑکیوں کا کام ہے کہ وہ ہر بالائی خانہ کو اس کے نیچے واقع شدہ خانوں سے متصل کریں۔ خون ہمیشہ اوپر کے خانوں سے نیچے کے خانوں میں گرتا ہے۔ کبھی پائینی خانوں سے بالائی خانوں کی طرف نہیں پلٹتا ہے۔

یہ اور ایسے ہی سیکڑوں اسرار و رموز وہ ہیں جو انسان کو آمادہ کرتے ہیں کہ وہ بے اختیار خالق کائنات کی بارگاہ میں اپنا سر تسلیم جھکا دے۔ یہ اسرار و رموز اس کے دل کو ایمان کے نور سے بھر دینے کی طاقت رکھتے ہیں۔

جسمانی فوج کا کمانڈر

یہ مٹیالے رنگ کا مادہ جس نے ہماری کھوپڑی کے خول کو بھر دیا ہے، جو انتہائی ناہموار اور غیر منظم دکھائی دیتا ہے ہمارے جسم کا نہایت اہم جز ہے۔ وہ اس کے تمام اعضاء و جوارح کو چلاتا ہے۔ حقیقتاً اگر جسم کے اعضاء کو فوجیوں کے مانند قرار دیا جائے تو دماغ کو ان سب کا فرمانروا سمجھنا چاہیئے۔

اعصاب کا سلسلہ اسی دماغ کے عظیم الشان دفتر کا ایک رکن ہے۔ اعصاب کا جال ہمارے جسم کے تمام حصوں میں پھیلا ہوا ہے۔ یہ دماغ کی وسیع اور عظیم خبر گزار ایجنسی ہے۔ اس کا کام ایک طرف ہمارے پورے جسم سے اطلاعات فراہم کر کے دماغ تک پہنچانا ہے۔ دوسری طرف وہ اس کے احکام کو تمام اعضاء و جوارح تک پہنچاتا اور ان کے ضروریات کو محسوس کرتا ہے۔

اعصاب اپنا منصبی فریضہ پورا کرنے کے لئے مختلف قسم کے ذرائع استعمال کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض کی طرف ذیل میں اشارہ کیا جاتا ہے۔

۱۔ آنکھیں

ان کو خودکار کیمرہ کہنا غلط نہیں ہے۔ ان کا کام یہ ہے کہ وہ حیرت انگیز عجلت اور تیزی کے ساتھ اپنے گرد و پیش کی تمام چھوٹی، بڑی، خوبصورت اور بدصورت چیزوں کی تصویریں لے کر انہیں دماغ کے مرکز اطلات کے پاس بھیج دیتی ہیں۔

۲۔ کان

ہمارے کان آواز کی لہروں کی گرفت کا آلہ ہیں۔ ان کا کام ہے مختلف طرح کی صداؤں کا اکٹھا کرنا اور انہیں جمع کر کے دماغ کے پاس بھیج دینا۔

۳۔ لامسہ

یہ گرمی، سردی، خشکی اور تری کے احساس کا ذریعہ ہے۔ قوت لامسہ ان چیزوں کے متعلق معلومات کو اکٹھا کر کے دماغ کے سپرد کرتی ہے۔

۴۔ شامہ

سونگھنے کی قوت کا فریضہ ہے کہ وہ کھانے، پینے اور اپنے گرد و پیش کی تمام چیزوں کے بارے میں مفید اطلاعات کو اکھٹا کرے۔ ان چیزوں کے چھوٹے چھوٹے ریزے جو ہمیں آنکھوں سے دکھائی نہیں دیتے ہیں برابر فضا میں اڑتے رہتے ہیں۔ جب وہ ہماری ناک کے نتھنوں میں پہنچتے ہیں تو قوت شامہ پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس طرح اسے اپنے آس پاس کے ماحول کے متعلق پتہ چل جاتا ہے کہ وہ کیسا ہے؟ وہ خوشبودار ہے یا بدبودار؟

۵۔ ذائقہ

چکھنے کی قوت کیا ہے؟ مختلف قسم کی خوراکوں کا تحقیقی دفتر۔ اس کا فریضہ ہے کہ وہ طرح طرح کی غذاؤں کی نگرانی کرے۔ وہ چکھ کر پتہ چلاتی ہے کہ کیا چیز ہے اور اس کی کیا کیفیت ہے؟ میٹھی ہے یا کڑوی، کھٹی ہے یا پھیکی؟ خوش مزہ ہے یا بدمزہ؟ تحقیق کرنے کے بعد اس نتیجے سے فوراً قوت ذائقہ دماغ کو باخبر کر دیتی ہے۔ وہ زبان، حلق اور دوسرے اعضاء کو اس کے نگلنے یا تھوک دینے کا حکم دیتی ہے۔ اس کے علاوہ اس قوت ذائقہ کی بدولت آدمی کسی چیز کے کھانے سے لذت محسوس کرتا ہے۔ یہ احساس لذت بہت بڑا محرک ہے کہ انسان مناسب کھانے کھائے، مفید شربت پیے۔ اور خرچ شدہ طاقتوں کی خانہ پری کرے۔

(جاری..............................)